Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ — بروز جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۱۱ر جمادی الثانی ۱۳۹۳ھ ۱۳ر وفا ۱۳۵۲ہش ۱۳ر جولائی ۱۹۷۳ء | نمبر ۱۵۸

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۱۲ر وفا ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے مگر گرمی کی وجہ سے کچھ ضعف ہے

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دُعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۔ ۱۲ر وفا حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ :۔ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ الحمد للہ

احباب التزاماً دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ دعاجلہ عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

بتاریخ ۹/۷/۷۳ بروز پیر بعد نماز عصر مسجد مُبارک ربوہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت برادرم عزیزم چوہدری منیر لئوا زصاحب ابن محترم چوہدری شاہنواز صاحب پروپرائیٹر شاہنواز لمیٹڈ ہیڈ آفس کراچی کا نکاح عزیزہ عابدہ سلمہا بنت محترم چوہدری رحمت اللہ صاحب باجوہ جنرل منیجر شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاء الدین سے بعوض مبلغ پچیس ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔ احباب کی خدمت میں استدعا ہے کہ براہ کرم اس رشتہ کے بہمہ طور بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے خصوصی دعا فرمائیں۔ جزاکم اللہ۔

(صلاح الدین احمد مشیر قانونی و ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

ضروری تصحیح

الفضل مجریہ ۱۳ر جولائی ۱۹۷۳ء کے صفحہ ۱ پر خطبہ جمعہ کے شروع میں سہو کتابت کی وجہ سے قرآنی آیت میں لفظ "فالق" کی بجائے "خالق" چھپ گیا ہے۔ احباب تصحیح فرما لیں۔ آیت قرآنی کے صحیح الفاظ اس طرح ہیں :۔ "اِنَّ اللّٰہَ فَالِقُ الۡحَبِّ وَالنَّوٰی"

(ادارہ)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اگر حقیقی مُردے زندہ ہو سکتے تو سب سے پہلے یہ معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا جاتا

ہاں یہ سچ ہے کہ بعض اوقات ماموریں کی دُعاؤں سے سخت امراض میں مبتلا لوگوں کو شفا دیجاتی ہے

"میرے متعلق یہ بھی اعتراض کرتے ہیں کہ مسیح نے مُردے زندہ کئے تھے انھوں نے کتنے کئے ہیں؟ مَیں اس کا کیا جواب دوں۔ پہلے یہ تو معلوم کر لیں کہ مسیح نے کتنے مُردے زندہ کئے تھے؟ پھر اس کے سوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ مجھ سے پہلے ہے مَیں تو آپؐ کا ایک خادم ہوں۔ آپؐ کے پاس ایک مُردہ کی بابت کہا گیا جس کو سانپ نے کاٹا تھا اور کہا کہ اس کی نئی شادی ہوئی ہے۔ آپؐ اسے زندہ کر دیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے بھائی کو دفن کرو۔

اگر حقیقی مُردے زندہ ہو سکتے تو سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ معجزہ دیا جاتا۔ ہاں یہ سچ ہے کہ بعض اوقات سخت امراض میں مبتلا اور ایسی حالت میں کہ اس میں آثار حیات مفقود ہوں۔ اللہ تعالیٰ اپنے ماموروں اور مرسلوں کی دُعاؤں کی وجہ سے اُنہیں شفا دے دیتا ہے۔ اِس قسم کا احیاء ہم مانتے ہیں اور یہاں بھی ہُوا ہے اور اس کے سوا دُوسری حیات رُوحانی حیات ہے۔ غرض یہ دو قسم کا احیاء موتیٰ ہم مانتے ہیں۔ رُوحانی طور پر مسیح کا اثر بہت کم ہُوا۔ کیونکہ یہودیوں نے مانا نہیں اور جنہوں نے مانا ان کی تکمیل نہ ہوئی۔ ایک نے لعنت بھیجدی، دُوسرے نے پکڑوا دیا اور باقی بھاگ گئے۔ ہاں جسمانی طور پر بعض کے لئے دُعائیں کیں اور وہ مریض اچھے ہو گئے۔ اب بھی ہو رہے ہیں۔ .....

ہماری جماعت کو قیل و قال پر محدود نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ اصل مقصد نہیں۔ تزکیۂ نفس اور اصلاح ضروری ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے مامور کیا ہے"۔

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۶۹، ۷۰)

غلبہ اسلام کے لئے ایک اعلیٰ تحریک

غلبہ اسلام کی مہم کو کامیاب بنانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کو جو سکیم سمجھائی۔ "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" اسی کا ایک حصہ ہے۔ اس کے وعدوں کی سو فی صد ادائیگی سال رواں میں ۳۰ نومبر ۱۹۷۳ء سے پہلے ہونی ضروری ہے۔ جن مخلصین کے ذمہ ابھی کچھ بقایا ہے ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ جلد ادائیگی کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

پبلشر:۔ مسعود احمد ۔ پرنٹر ۔ سید عبدالحی ۔ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت :۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳ ماہ وفا ۱۳۵۲ھ

اشاعتِ قرآن کا عظیم منصوبہ

مقبولینِ الٰہی کے سفر جنہیں وہ اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے محض للہ اختیار کرتے ہیں۔ ہمیشہ ہی بہت بابرکت اور عظیم الشان نتائج پر منتج ہوتے ہیں۔ تاریخ مذاہبِ عالم سے اس کی ایک نہیں بے شمار مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں۔ سردست ہم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ۱۹۷۰ء کے تاریخی سفرِ مغربی افریقہ کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی عظیم الشان برکات اور ان کی انقلاب انگیز تاثیرات کے ایک خاص پہلو پر روشنی ڈالنا چاہتے ہیں۔

حضور کے اس تاریخی سفر کا سب سے عظیم الشان ثمرہ "نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم" کی صورت میں ظاہر ہوا۔ اس سکیم کے بروئے کار آنے اور اس کے نہایت خوشکن اور انقلاب انگیز نتائج کے منصۂ شہود پر آنے کے بعد اس امر میں کوئی شبہ باقی نہیں رہ جاتا کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ کو تائید و حمایت اسلام پر مبنی اس مہتم بالشان سکیم کے نفاذ کی غرض سے ہی ۱۹۷۰ء میں مغربی افریقہ کے متعدد ممالک میں لے گیا تھا۔ وہاں کے حالات اور وہاں کے متعدد ممالک میں بسنے والی اقوام کی ضروریات کا عین موقع پر بچشم خود مشاہدہ کرانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضور ایدہ اللہ کے قلب صافی میں ایک بیج کے طور پر وہ سکیم القاء فرمائی جو آگے چل کر "نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم" کے نام سے موسوم ہوئی۔ اس کے تحت "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کے نام سے ایک زبردست ریزرو فنڈ کا قیام عمل میں آیا۔ احباب جماعت نے حضور ایدہ اللہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے فرشتوں کی باطنی تحریکات کے زیر اثر اس کے لئے بڑھ چڑھ کر رقوم پیش کیں۔ اعلیٰ ڈگری یافتہ ڈاکٹروں اور ٹیچروں نے اپنی زندگیاں وقف کیں۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے نائیجیریا، گھانا، سیرالیون، گیمبیا وغیرہ ممالک میں درجنوں احمدیہ ہسپتال اور احمدیہ ہائر سیکنڈری سکول قائم ہو گئے۔ ان سکولوں اور ہسپتالوں کے لئے زمینیں اور عمارتیں وغیرہ اللہ تعالیٰ خود مہیا فرماتا چلا گیا۔ جس سرعت اور تیزی کے ساتھ یہ سب کام ہوا اور ہو رہا ہے وہ اس امر پر شاہد ناطق ہے کہ یہ انسان کا کام نہیں بلکہ خدائے رحمان و منّان کا اپنا کام ہے اور اس میں اس کی صفتِ کُنْ فَیَکُوْن کی مسحور کن جھلک اپنا جلوہ دکھا رہی ہے۔

وسیع پیمانہ پر سکولوں اور ہسپتالوں کے قیام کے علاوہ "نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم" کا ایک اور پہلو بھی ہے جو اس سے بھی بڑھ کر انقلاب انگیز اثرات کا حامل ہے اور وہ ہے قرآنِ عظیم کی دنیا کے کناروں تک اشاعت۔ اس سکیم کا یہ مہتم بالشان پہلو بھی حضور ایدہ اللہ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سفر مغربی افریقہ کے دوران ہی منکشف ہوا۔ اور وہ اس طرح کہ حضور ایدہ اللہ نے مغربی افریقہ کے ممالک نائیجیریا، گھانا، آئیوری کوسٹ، لائبیریا، سیرالیون اور گیمبیا کے جن ہوٹلوں میں قیام فرمایا یا مختلف تقاریب کے سلسلہ میں آپ کو جن ہوٹلوں میں جانے کا موقعہ ملا ان میں یہ بات آپ نے خاص طور پر نوٹ فرمائی کہ ان ہوٹلوں کے ہر کمرہ میں بائبل کا ایک نسخہ مہیا کیا گیا ہے تاکہ ان میں قیام کرنے والے سیاح اسے پڑھیں اور اس کا اثر قبول کریں۔ اس صورتِ حال کا انکشاف آپ کے لئے ایک چیلنج کی حیثیت رکھتا تھا۔ آپ نے بلاتوقف اسلام کے نمائندہ کی حیثیت سے اس چیلنج کو قبول کرنے اور اس کا جواب دینے کا فیصلہ فرمایا۔ وہ جواب یہی تھا کہ ان ممالک کے تمام بڑے بڑے ہوٹلوں کے تمام رہائشی کمروں میں قرآن مجید مع انگریزی ترجمہ کے نسخے رکھوانے کا انتظام کیا جائے تاکہ ان کمروں میں قیام کرنے والے قرآنِ عظیم سے استفادہ کر کے اس کے انوار و برکات سے حصہ لے سکیں اور اس طرح اسلام کی صداقت اُن کے دلوں میں گھر کر سکے۔ ساتھ ہی حضور کو خیال آیا کہ قرآنِ مجید کی اشاعت کو مغربی افریقہ کے ممالک تک کیوں محدود رکھا جائے، قرآنِ مجید تو تمام دنیا اور روئے زمین پر بسنے والے تمام انسانوں کی ہدایت کے لئے آیا ہے، دنیا کے ہر مرد اور ہر عورت کو اس کی ضرورت ہے، کالے اور گورے، زرد اور گندم گوں ہر رنگ و نسل کے لوگ حقدار ہیں کہ یہ نعمتِ عظمیٰ اُن تک پہنچے۔ چنانچہ اس خیال نے جو ابتداءً ایک بیج کے طور پر حضور کے دل میں پیدا ہوا تھا بڑھتے بڑھتے جلد ہی ایک عظیم منصوبے کی شکل اختیار کر لی جس نے مغربی افریقہ ہی نہیں پورے کرۂ ارض کو اپنے احاطہ میں لے لیا اور اس طرح کُل جہان کی نصرت کے سامان اس کے احاطۂ کار میں آ شامل ہوئے۔ اس عظیم منصوبہ کا لب لباب یہ تھا اور ہے کہ پانچ سات سال کی مختصر مدت میں قرآنِ مجید کے دس لاکھ نسخے دنیا کی مختلف زبانوں میں ترجمہ کے ساتھ دنیا کے ہر حصہ میں تقسیم کر دیئے جائیں تاکہ ہر قوم اور ہر رنگ و نسل کے لوگ اس سے مستفیض ہو سکیں۔

اس عظیم منصوبہ کو عملی جامہ پہنانا ہنسی کھیل نہ تھا۔ اس کے لئے طباعت و اشاعت کے وسیع انتظامات اور ان کی نہایت تفصیلی منصوبہ بندی کی ضرورت تھی۔ نیز عملی پیچیدگیوں پر قابو پانے اور تقسیم کے نظام کو مؤثر طور پر بروئے کار لانا ضروری تھا۔ ان سب کاموں کے لئے وقت درکار تھا۔ لیکن یہاں بھی خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے کُنْ فَیَکُوْن کا ایک مسحور کن جلوہ دکھایا۔ منصوبہ کے معرضِ وجود میں آتے ہی حضور نے اس پر عمل بھی شروع کر دیا۔ چنانچہ اکتوبر ۱۹۷۱ء سے اس پر مسلسل عمل ہو رہا ہے۔ حضور نے اس منصوبہ پر عمل درآمد کا آغاز بھی مغربی افریقہ کے ممالک سے ہی فرمایا۔ چنانچہ گھانا، نائیجیریا، اور سیرالیون کے بڑے بڑے ہوٹلوں، ریسٹ ہاؤسوں، لائبریریوں وغیرہ کے لئے قرآن مجید (مع انگریزی ترجمہ) کے نہایت دیدہ زیب نسخے ہزارہا کی تعداد میں متعدد تقاریب منعقد کر کے ان پبلک اداروں کی انتظامیہ کو مہیا کئے جا چکے ہیں۔ بالخصوص ریسٹ ہاؤسوں اور ہوٹلوں کے اُن تمام کمروں میں جہاں سیاح ٹھہرتے اور قیام کرتے ہیں قرآن مجید (مع انگریزی ترجمہ) کا ایک ایک نسخہ رکھوا دیا گیا ہے۔ اس کام کی وسعت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ گھانا میں سرکاری انتظام کے تحت چلنے والے ہوٹلوں میں کمروں کی تعداد ۸۲۷ ہے۔ ان میں سے ایک بھی کمرہ اب ایسا نہیں ہے کہ جس میں قرآن مجید کا نسخہ موجود نہ ہو۔ اسی طرح دوسرے افریقی ممالک میں بھی اس منصوبہ پر تیزی سے عمل ہو رہا ہے اور قرآن مجید زیادہ سے زیادہ لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچ رہا ہے۔ ہر چند کہ یہ منصوبہ ابھی ابتدائی مراحل میں ہے پھر بھی اس انتہائی مختصر مدت میں قرآنِ مجید کے ایک لاکھ نسخے دنیا کے مختلف حصوں میں تقسیم کئے جا چکے ہیں۔ ہر قوم و ملک کے افراد اس مقدس تحفہ کو بہت عقیدت و احترام کے ساتھ نہ صرف قبول کر رہے ہیں بلکہ اس سے استفادہ کرنے کے بعد قرآن مجید کی عظمت اور انقلاب انگیز تاثیرات کا اعتراف بھی کر رہے ہیں۔ چنانچہ بہت سے ایسے لوگوں کی طرف سے حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں خطوط موصول ہونے شروع ہو گئے ہیں۔

مغربی افریقہ کے ممالک میں اشاعتِ قرآن عظیم کا کام زور شور سے شروع کرانے کے بعد اب حضور نے انگلستان اور یورپ کے دوسرے ممالک میں بھی اسی انداز پر قرآنِ مجید کی اشاعت کا کام شروع کرنے کا فیصلہ فرمایا ہے۔ یہ کام اُس وقت تک خاطر خواہ طریق پر انجام نہیں پا سکتا جب تک کہ خود یورپ میں بھی اعلیٰ پیمانہ کا ایک جدید پریس قائم نہ کیا جائے جس میں یورپ کی مختلف زبانوں میں طباعت و تجلید کے یورپی معیار کے مطابق قرآنِ مجید کے تراجم شائع ہوں اور پھر انہیں ہر ملک میں ایک خاص نظام کے تحت پھیلایا اور تقسیم کیا جائے۔ چنانچہ اس منصوبہ کے عملی پہلوؤں کا جائزہ لینے اور اس پر کم سے کم وقت میں عمل درآمد کی مشینری کو حرکت میں لانے سے متعلق ضروری مشورے کرنے کی غرض سے ہی حضور چند ہفتوں کے لئے انگلستان تشریف لے جا رہے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ دورہ ۱۹۷۰ء کے دورۂ مغربی افریقہ ہی کے تسلسل میں اُسی کے طیب و شیریں ثمرات سے یورپی اقوام کو بہرہ ور کرنے کے نہایت مقدس مقصد کے پیشِ نظر اختیار کیا جا رہا ہے۔

الغرض اللہ تعالیٰ نے ۱۹۷۰ء کے تاریخی سفر مغربی افریقہ کے دوران سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قلب صافی پر غلبۂ اسلام کی مہم کو تیز سے تیز تر کرنے کے لئے جو سکیم القاء فرمائی تھی اور جو "نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم" کے نام موسوم ہے اس کے بروئے کار آنے کے نتیجہ میں کُل جہان کی نصرت کے غیر معمولی سامان ہو رہے ہیں اور جماعت کو اشاعتِ قرآن اور غلبۂ اسلام کے ضمن میں آگے ہی آگے قدم بڑھانے کی توفیق ملتی چلی آ رہی ہے۔

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقبرہ یوز آسف کا تاریخی پس منظر

کیا یوز آسف اور یوز آسپ ایک ہیں؟

مکرم شیخ عبدالقادر صاحب ۱۲ رستم پارک نو ان کوٹ لاہور

(۳)

مورخین کشمیر نے یوز آسف اور سید نصیر الدین کے مقبرے کا یکجائی ذکر کیا ہے اسکا یہ مطلب نہیں کہ ان کا عہد ایک تھا۔ آج کے مورخ کی یہ کوشش کہ یوز آسف اور سفیر کشمیر یوز آسپ ہمعصر تھے۔ ان کو ایک ثابت کیا جائے سعی نامشکور ہے تاریخی حوالے درج ذیل ہیں۔ تولیت نامہ قبر یوز آسف میں لکھا ہے

بسال ۸۷۱ ہجری سید نصیر الدین
از اولاد امام موسیٰ علی رضا
است بجوار یوز آسف تدفین
گزید۔

اس تولیت نامہ کا عکس حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے اپنی کتاب قبر مسیح میں شائع کر دیا تھا۔ اور اب سری نگر میں کتاب MYSTRRIES OF KASHMIR میں شائع ہوا ہے

خواجہ محمد اعظم کشمیر کے ایک مشہور مورخ ہیں۔ انہوں نے "واقعات کشمیر" جسے "تاریخ اعظمی" بھی کہتے ہیں ۱۱۴۸ھ (۱۷۲۹ء) میں مکمل کی۔ اس کا ایک قلمی نسخہ یونیورسٹی لائبریری میں ہے۔ یہ کتاب ۱۸۴۷ء میں پہلی دفعہ لاہور میں طبع ہوئی۔ اس میں لکھا ہے۔

حضرت سید نصیر الدین خانیاری از سادات عالیشان است در زمرۂ مستورین بود بتقریب ظہور فرمود مقبرہ سیر قدس سرہٗ در محلہ خانیار مہبط فیوض و انوار است و در جوار ایشان سنگ قبرے واقعہ شدہ در عوام مشہور است و آنجا پیغمبرے آسودہ است کہ در زمان سلف در کشمیر مبعوث شدہ بود۔ ایں مکان بمقام پیغمبر معروف است۔

در کتابے از تواریخ دیدہ ام بعد قصہ دور و دراز از حکایتے بفوید کہ یکے از سلاطین زادہ ہا براہ زہد و تقویٰ آمدہ ریاضت و عبادت بسیار کردہ بہ رسالت مردم کشمیر مبعوث شد در کشمیر آمدہ بدعوت خلائق اشتغال نمود بعد رحلت در محلہ انزمرہ آسودہ در آں کتاب پیغمبر یوز آسف نام نوشتہ انزے مرہ و خانیار متصل واقعہ است اکثر اصحاب کمال خصوصاً مرشد ما راقم... ملا عنایت اللہ شاہ سفیر فرمودند کہ دریں مکان وقت زیارت فیوض و برکات نبوت ظاہر میشود والعلم عند اللہ

(قلمی نسخہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری ورق ۸۵)

"تاریخ باغ سلیمان" مصنفہ میر سعد اللہ صاحب شاہ آبادی کشمیری کے چند اشعار ملاحظہ فرماویں۔

سید با صفا نصیر الدین
ہست از آل والاں زمر تقین
روضۂ او بہ خانیار سرہ
ہست اندر مکان انزمرد
ہم دراں روضہ ہست نقل
قبر پیغمبر است نور افشاں
ہر کہ نزدیک آں عناں تابد
بہرہ خوش در مقام خود یابد
ہست آں مشہور تربت او
کہ بہ یوز آصف است شہرت او

ان حوالوں سے ظاہر ہے کہ پیغمبر بنی اسرائیل یوز آسف اور تھے اور رسالتِ کشمیر کے مصر سے آمدہ سفیر یوز آسپ اور تھے۔ ان کے زمانہ میں چودہ سو سال کا فرق ہے۔ یہ بھی ظاہر ہے کہ کشمیر کے سادات کرام نے یہاں انوارِ نبوت دیکھے۔ سید نصیر الدین کی دعا تو تھی صبح الابرار قبول ہوئی اور وہ پیغمبر بنی اسرائیل کے جوار میں دفن ہوئے۔

کشمیر میں اس پیغمبر کو یوز آسف کا نام دیا گیا اور سفیر کشمیر ابن احفاد موسیٰ کا نام یوز آسپ تھا۔ یہ فرق بھی بتاتا ہے کہ یہ دو مختلف شخصیتیں ہیں ان کو ایک بتانے والے غلطی خوردہ ہیں

(۲)

آئیے سید نصیر الدین کے عہد میں سری نگر پر ایک طائرانہ نظر ڈالیں سری نگر کے قریب ایک پہاڑی کو شنکر اچارج یا تخت سلیمان کہتے ہیں۔ یہاں پیغمبر بنی اسرائیل یوز آسف کے عہد میں سلیمان نامی ایک اسرائیلی ماہر تعمیرات نے مندر کی مرمت کی۔ اس دوران اس نے کچھ کتبے غالباً سنسکرت زبان میں لکھوائے۔ ان کتبوں کو سلطان شہاب الدین کے عہد میں فارسی زبان میں ڈھالا گیا۔ کتبوں کا مضمون یہ تھا۔

دریں وقت یوز آسف دعویٰ پیغمبری میکند ایشاں یسوع پیغمبر بنی اسرائیل است

گویا سید نصیر الدین خوب جانتے تھے کہ مقبرہ یوز آسف دراصل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مقدس مزار ہے سادات کرام نے اس مزار پر انوار نبوت دیکھے تھے۔

سید نصیر الدین نے اپنی رفاقت کے لئے ایک ایسے شخص کو چنا جس کا نام یوز آسپ تھا۔ وہ احفاد موسیٰ سے تھا۔ یعنی لاوی نسل کا ایک نومسلم تھا۔ وہ مصر سے آیا اور اپنی ساری زندگی سید نصیر الدین کی رفاقت اور صحبت میں بسر کر دی۔ مقبرہ یوز آسف سے ان کی عقیدت کا یہ عالم تھا کہ جب سید موصوف فوت ہوئے تو مقبرہ یوز آسف میں ان کو جگہ ملی۔ گویا سادات و اسرائیل کے چشم و چراغ یکجا ہو گئے یوز آسپ بھی غالباً اسی جوار میں دفن ہوئے یہ حقائق چشم بصیرت کے لئے سرمایہ ہدایت ہیں۔

فیض دعائے نیم شبی ہیں امنِ جہاں کی مشکبو

(عبدالرحمن خاکی بی۔اے)

اے کہ تیری ذات ہے زیبِ جہانِ رنگ و بو — فضلِ خدائے کریم سے ناصرِ دینِ متیں ہے تو
حامیٔ شرعِ محمدی جذبۂ جہد و عمل ترا — ماحیٔ کفر تیری ذات عاملِ آیتِ جاہدوا
بنصرتِ دیں و اشاعتِ کلام پاک کیلئے — سعیِ بلیغ کو بہ کو جہدِ بلاغ سو بہ سو
طبعِ حکیم ہے تری مظہرِ حکمت و موعظت — نرم ہو وقتِ گفتگو گرم ہو وقتِ جستجو
میکدۂ الست کے کر شرابِ معرفت — گردشِ جام ہے مدام پُر ہے مدام مے سبو
عاقبت المکذبین ہو عیاں اغیار پہ — سیر کریں جہان میں پڑھ کے ہوائے خانۂ او
دجلِ ملوکِ مغربی نے بوئے فساد ہر طرف — فیضِ دعائے نیم شبی ہیں امنِ جہاں کی مشکبو
فانی تمام عزتیں عزتِ دیں کے سوا — عظمتِ خدمتِ دیں میں دونوں جہاں کی آبرو
علمِ کلامِ احمدی کی دھوم جہاں میں ہر طرف — رفعتِ ذکرِ محمدی دورِ زماں میں چار سو
فیضِ مسیحِ محمدی میں نور و سرورِ سرمدی — سالکِ مسلکِ احمدی ہے دونوں جہاں میں سرخرو
تیرا حبیب کامراں معرکۂ جہاد میں — ورطۂ اضطراب میں سرنگوں تیرا عدو
جاذبِ فضلِ ایزدی جذبۂ حسنِ عمل ترا — تیری دعائے خاص سے نخلِ مراد کی نمو

تیری دعائے نیم شب اس کے ہو گر نصیب میں
خاکیٔ بے نوا کی ہو پوری ہر ایک آرزو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرالیون (مغربی افریقہ) میں ایک اور مسجد کا افتتاح

(مکرم کمال الدین حبیب صاحب۔ بواجے بو)

کھائی لاہون سے مہنزہ میل دور ایک چھوٹی سی پہاڑی پر واقع بالاہون میں ایک دیدہ زیب مسجد قبل ازیں تکمیل پا چکی تھی مگر رسمی افتتاح ابھی نہیں ہوا تھا۔ اس گاؤں کی اکثر آبادی احمدی ہے۔ ممبران جماعت کی درخواست پر ۲۰ اپریل جمعہ کا دن افتتاح کے لئے مقرر کیا گیا۔

۱۹ اپریل کو مکرمی امیر صاحب کینما تشریف لائے۔ جہاں پر مکرم مولوی عزیز الرحمٰن صاحب خالد مکرم بشیر احمد صاحب اختر بسید معین شاہ صاحب اور خاکسار پہلے سے موجود تھے۔ مکرمی امیر صاحب کی سرکردگی میں یہ قافلہ عازم منزل ہوا۔ کینما سے بو روڈ کے رستہ میں بڑی سڑک سے پانچ میل دور ایک گاؤں کونیا (Konia) نامی ہے یہ قافلہ کچھ وقت کے لئے اس گاؤں میں رکا۔ احباب جماعت پہلے سے ایک جگہ جمع تھے۔ محترم امیر صاحب نے انہیں خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم نے امام مہدی کو جانا ہے۔ لہٰذا ہمارا فرض یہیں ختم نہیں ہو جاتا بلکہ اب ہمارا کام یہ ہے کہ ہم آگے بڑھیں اور اس تعلیم کو پھیلانے کے لئے عملی قدم اٹھائیں۔ اس کے لئے سب سے مفید طریقہ یہی ہے۔ کہ ہم اپنے اعمال اور افعال کو اتنے دیدہ زیب بنائیں کہ دیکھنے والے خود ہی کھنچے چلے آئیں۔ اس بارے میں عورتیں بہت مفید کردار ادا کر سکتی ہیں۔ آج کے بچے ہی کل کے معمار ہیں۔ کل کی قوم کو مضبوط بنانے کے لئے ان بچوں کی تربیت مثالی ہونی چاہیئے۔ بچے کی اصل درسگاہ ماں کی گود ہے۔ اگر ماں خود دینی تعلیم سے بے بہرہ ہو گی تو وہ بچے کی اس بارہ میں کیا مدد کر سکتی ہے۔ عورت پر یہ فرض عائد ہوتا ہے۔ کہ وہ نہ صرف یہ کہ مذہبی معلومات کو بڑھائے بلکہ اپنی زندگی کو ان تعلیمات کے مطابق ڈھالے۔ اسلامی تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ عورتیں اس بارہ میں کتنی عظیم قربانیاں دیتی آئی ہیں۔ یہ قربانیاں مالی بھی تھیں اور جانی بھی دور جانے کی ضرورت نہیں۔ ابھی کچھ ہی عرصہ قبل جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح نے اس بارہ میں تحریک فرمائی اور اسی اجلاس میں موجود عورتوں نے اپنے زیورات اتار کر پیش کر دیئے۔ ایک عورت جو حج کا ارادہ رکھتی تھی اور اس کے جملہ انتظامات مکمل تھے۔ اس نے یہ ساری کی ساری رقم حضور اقدس کی خدمت میں پیش کر دی۔ یہ درست ہے کہ یہ دنیا بہت سی حسین اور جاذب نظر چیزوں سے بھری پڑی ہے۔ مگر اصل قربانی بھی تو یہی ہے کہ اپنی خواہشات کو دین کی خاطر دبایا جائے۔ ہماری جماعت ایک مذہبی جماعت ہے جس کی رہنمائی خود خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی مدد پر یقین رکھیں۔ اور اپنے مذہب اور دین پر پختہ رہیں تو کوئی بھی چیز آپ کی راہ میں رکاوٹ ثابت نہیں ہو سکتی۔ اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے مکرمی امیر صاحب نے تحریک فرمائی کہ آئندہ سوموار جبکہ عیسائی ایسٹر منائیں آپ یوم تبلیغ منائیں۔ طعام اور نماز ظہر کی ادائیگی کے بعد یہ قافلہ بو روڈ کی طرف روانہ ہوا۔ ساڑھے تین بجے کے قریب بو روڈ پہنچے جہاں دن کا بقیہ حصہ اور رات گزاری۔ دوسرے دن (۲۰ اپریل بروز جمعہ علی الصبح عازم بالاہون (Gbalahun) ہوئے۔ بو روڈ سے مکرم مبارک احمد صاحب نذیر مکرم عبدالسلام صاحب ظافر اور مکرم عبدالحئی صاحب خالد بھی شریک قافلہ ہو گئے دارو (Daru) جنکشن پر مسٹر گوجی (بیلو ہالا) (جو کہ محکمہ ریڈیو کے ایک سرکردہ افسر ہیں) اپنی کار لے کر موجود تھے۔ مکرم امیر صاحب مکرم مولوی عزیز الرحمٰن صاحب خالد مکرم عبدالحئی صاحب خالد اور خاکسار ان کے ساتھ کار میں (Gbalahun) کے لئے روانہ ہو گئے۔ تقریباً ساڑھے دس بجے منزل مقصود پر پہنچ گئے۔ احباب جماعت نے نہایت پر جوش استقبال کیا۔ تقریباً ایک بجے مکرمی امیر صاحب جمعہ کی نماز کے لئے مسجد تشریف لائے اکثر احمدی مردوں نے گلے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے مقرر کردہ رومال بمع رنگ باندھے ہوئے تھے۔ احمدی سکاؤٹ بچے یونیفارم پہنے دو رویہ قطار میں کھڑے تھے مکرمی امیر صاحب ان سکاؤٹس کے درمیان سے گزرتے ہوئے مسجد کے دروازے کے پاس پہنچے فیتہ کاٹنے کے بعد مسجد (جس کو نہایت خوبصورتی سے آراستہ کیا گیا تھا) کا دروازہ کھولا دعا کے بعد امیر صاحب کی سرکردگی میں احباب مسجد میں داخل ہوئے احباب جماعت کے علاوہ بہت سے غیر از احباب مسجد کے باہر کھڑے یہ نظارہ دیکھ رہے تھے۔ مسجد مردوں اور عورتوں سے بھری پڑی تھی۔ بچے برآمدہ میں تھے۔

خطبہ جمعہ میں مکرم امیر صاحب نے اذان کا ترجمہ کرتے ہوئے بتایا کہ دراصل اسلام کی ساری تعلیم ہی اذان میں سمو دی گئی ہے نیز آپ نے مسجد کے اغراض و مقاصد بتائے کہ مسجد درحقیقت اخوت بھائی چارہ اور اتحاد کی درسگاہ ہے جہاں تمام بلا امتیاز رنگ و نسل کندھے سے کندھا ملائے اپنے رب کے حضور حاضر ہوتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے چودہ سو سال قبل یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ ایک وقت آئے گا جب بڑی بڑی مساجد بنائی جائیں گی مگر ان مساجد میں مقتدی بہت کم ہوں گے۔ ایسے وقت میں ایک مہدی مبعوث کیا جائے گا سو خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق مساجد کی حرمت کو از سر نو قائم کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود تشریف لائے۔ ہم بہت ہی خوش قسمت ہیں کہ خدا تعالیٰ نے ہماری رہنمائی فرمائی اور ہم نے آپ کو قبول کیا آخر میں آپ نے دعا فرمائی کہ خدا تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس مسجد کو صحیح اور نیک مقاصد کے لئے استعمال کرنے والے بنیں خدا کرے یہ مسجد دینی کاموں اور تبلیغ کے لئے نہایت مفید ثابت ہو۔ آمین۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد مسجد کے باہر ایک جلسہ عام کیا گیا جس میں ہر مذہب کے لوگوں کو آنے کی کھلی اجازت تھی تلاوت اور نظم کے بعد مسٹر آئی کے محمد نے ممبران قافلہ کا حاضرین سے تعارف کروایا بعد ازاں امیر صاحب نے حاضرین جلسہ سے ایمان افروز خطاب فرمایا۔

ہم احمدی ہیں ہمارا مذہب اسلام ایک کامل مذہب ہے۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے مختلف ممالک میں مختلف اوقات میں نبی بھیجے ہیں۔ تمام نبی برحق ہیں مگر یہ ہمارا ایمان ہے کہ خدا تعالیٰ کے حضور مقبول ہونے والا مذہب صرف اسلام ہی ہے اور یہی آخری مذہب ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں آپ کے بعد کوئی اور نبی ایسا نہیں آ سکتا جو نئی شریعت اور کتاب لائے۔

عربوں کی حالت بہت خراب تھی ہر قسم کی برائیاں ان میں موجود تھیں خدا تعالیٰ نے ان کی حالت زار پر رحم فرمایا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ان کی ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا اور دنیا کی بدترین مخلوق اسلامی تعلیمات کو قبول کرنے اور ان پر عمل کرنے کی بدولت دنیا کی بہترین مخلوق بن گئی ترقی بھی ہوئی اور بے اندازہ ہوئی۔ مگر سچ پھیل کر رہا حقیقت دنیا پر عیاں ہو ہی گئی۔ یہ چھوٹی سی جماعت بڑھی اور اتنی بڑھی کہ تمام دنیا پر چھا گئی اسکی وجہ صرف اور صرف اسلامی تعلیم ہی تھی مسلمانوں کے اعمال اتنے جاذب نظر تھے کہ دیکھنے والا خود ہی مسحور ہو جاتا۔ مگر افسوس کہ مسلمانوں نے اسلامی تعلیمات کو بھلا دیا وہ یہ بھول گئے کہ انکی معراج پر وہ صرف اور صرف اسلام کی ہی بدولت پہنچے ہیں وہ دنیا کے عیش و آرام میں کھو کر رہ گئے۔ خدا تعالیٰ نے پھر ان کی حالت زار پر رحم کیا اور وعدہ کے مطابق حضرت مسیح موعود کو مبعوث فرمایا ہمارا عقیدہ ہے کہ مسیح موعود تشریف لا چکے ہیں۔ ہم ان کو مانتے ہیں دنیا کے دستور کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بھی بے اندازہ مخالفت ہوئی۔ عدالتی کارروائیوں تک بھی نوبت پہنچی۔ آپ کے کاموں میں رکاوٹ ڈالنے کی ہر ممکن کوشش کی گئی مگر آپ کے ساتھ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ دنیا کی کوئی طاقت آپ کی جماعت کو پھیلنے سے روک نہیں سکتی۔ سو وہ وعدہ پورا ہو کر رہا۔

امام کی ضرورت آپ بخوبی جانتے ہیں۔ نماز ایک ہی ہے مگر امام کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے دگنا ثواب ہوتا ہے تو پھر کیوں آپ بھی امام زمانہ کے پیچھے کھڑے ہو کر دگنا ثواب لینے والے نہیں۔ ہمارا کام صرف زبان ہی سے امام کو ماننا نہیں بلکہ ہمارا کام تو بہت زیادہ ہے۔ اس کے لئے محنت کی ضرورت ہے۔ قربانیوں کی ضرورت ہے صرف مردوں کے لئے ہی نہیں بلکہ عورتوں کے لئے بھی ضروری ہے کہ وہ کسی بھی قسم کی قربانی سے دریغ نہ کریں۔

تقریباً پانچ بجے یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس کے اختتام پر آپ دو مخلص احمدیوں کی قبروں پر دعا کے لئے گئے جن میں ایک وہاں کے احمدی چیف M. Momoh Gbaryama اور دوسرے MR. Mustafa Kpe

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کے بعد احمدی ٹاؤن چیف (جو کہ دماغی مریض بھی ہے) کی عیادت کے لئے گئے اور وہاں پر بھی دعا فرمائی۔

ریڈیو سیرالیون سے آٹھ بجے کی خبروں میں مسجد کے افتتاح کا اعلان سُن کر یہ قافلہ واپسی کے لئے چل پڑا۔ راستہ میں مکرم امیر صاحب نے Bamama سٹیشن پر احمدیہ پرائمری سکول کا معائنہ فرمایا اور خاص ہدایات کے بعد ۱۰½ بجے دارو کے لئے چل پڑے۔ دارو کے چیف الحاج دی۔ دی۔ کالون جو احمدیہ جماعت سیرالیون کے وائس پریذیڈنٹ ہیں سے بعض ضروری امور پر تبادلہ خیالات کرنے کے بعد تقریباً ڈیڑھ بجے رات جورو پہنچے۔

۱۷ اپریل ہفتہ کے روز علی الصبح جورو سے روانہ ہو کر کینیما پہنچے۔ مکرم مولوی عزیز الرحمٰن صاحب خالد کو احمدیہ پرائمری سکول بلاما سے متعلقہ امور کی ہدایات فرمائیں۔ بعد از دعا مکرم امیر صاحب فری ٹاؤن کے لئے روانہ ہو گئے۔

٭

انصار اللہ کی خدمت میں ایک درخواست

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"اپنی کوششوں کو اور اپنے عملوں کو اور اپنی محنتوں کو اور اپنی تدابیر کو اور اپنی جدوجہد کو اور مجاہدہ کو تیز سے تیز تر کر دیں۔ ...... کہ ہم اپنی زندگیوں میں اسلام کو ساری دنیا پر غالب ہوتا دیکھ لیں۔"

اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ اس موجودہ زمانہ میں اسلام کی اشاعت کا کام جماعت احمدیہ کے سپرد کیا گیا ہے اس اہم فریضہ کی ادائیگی کے لئے ہمارے انصار اللہ بھائیوں کو چاہیئے کہ اسلام کو غالب کرنے کے لئے تحریک جدید کے مالی جہاد کو مضبوط سے مضبوط تر کرنے کی خاطر اپنی تمام تدابیر اور کوششوں کو صرف کر دیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

اعلان نکاح

مورخہ ۱۸ مئی ۱۹۷۳ء بروز جمعہ شبیر احمد ولد مستری عبدالرحیم صاحب کا نکاح ہمراہ ساجدہ بیگم بنت محمد عبداللہ صاحب مکان نمبر ۸ گلی نمبر ۳ کاچھو پورہ لاہور بعوض مبلغ ۴۰۰۰/- روپے حق مہر مکرم خواجہ محمد شریف صاحب صدر جماعت احمدیہ حلقہ دہلی گیٹ نے بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ بیرون دہلی گیٹ لاہور میں پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

(چوہدری بشیر احمد۔ صدر حلقہ سلطان پورہ۔ لاہور)

حل شدہ پرچہ جات واپس بھجوائیں

اطفال الاحمدیہ کے سالانہ مرکزی امتحانات ۲۵ مئی کو منعقد ہو چکے ہیں قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ حل شدہ پرچہ جات جلد از جلد مرکز میں بھجوا دیں تاکہ ان پر نمبر لگانے کے بعد نتیجہ کا اعلان کیا جا سکے۔ اگر کسی وجہ سے ابھی تک امتحان نہیں لیا جا سکا تو اب امتحان لے کر پرچے جلد بھجوا دیں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے نرینہ اولاد عطا فرمائے میری مالی مشکلات کو دور کر دے۔ (عبدالحق چک ۱۰۹ ر/گ ب زائی مرصہ ضلع لائل پور)

۲۔ خاکسار کے والد صاحب اور اہلیہ صاحبہ اکثر اوقات بیمار رہتے ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(جمال الدین احمد جھنگ صدر)

۳۔ خاکسار حال ہی احمدی ہوا ہے احباب سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے استقامت عطا فرمائے اور میرے خاندان کو نور احمدیت سے منور کرے۔ نیز میں ۱۸ جولائی کو پی ٹی سی کا امتحان دے رہا ہوں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (سید عبدالقیوم قیام نور کان ضلع گوجرانوالہ)

فہرست عطیہ دہندگان برائے نادار مریضاں فضل عمر ہسپتال ربوہ

یکم نومبر ۷۲ء تا ۳۱ جنوری ۷۳ء

(۳)

امۃ الرشید صاحبہ ناظم آباد	کراچی	۱۰٫۰۰	روپے
انیسہ اسلام صاحبہ اہلیہ شمس الاسلام صاحب	،،	۱۰٫۰۰	روپے
انیسہ بنت عبدالمجید صاحب بھٹی	،،	۱۰٫۰۰	روپے
ایم اے رشید صاحب	،،	۱۰٫۰۰	روپے
بدر النساء خانم صاحبہ	،،	۴۴٫۰۰	روپے
بشریٰ شفیق صاحبہ	،،	۱۰٫۰۰	روپے
بیگم ثانی سید انتظار حسین صاحب	،،	۱۰٫۰۰	روپے
بیگم سید انتظار حسین صاحب	،،	۱۰٫۰۰	روپے
بیگم لفٹننٹ رفیق احمد شاہ صاحب	،،	۱۰٫۰۰	روپے
بیگم کرامت احمد صاحب	،،	۲۳۰٫۰۰	روپے
چوہدری محمد عبدالوہاب صاحب	،،	۲۰٫۰۰	روپے
،، منیر احمد صاحب	،،	۱۰٫۰۰	روپے
،، نبی احمد صاحب ماڈرن موٹرز	،،	۱۵۰٫۰۰	روپے
حامدہ بنت ایم اے خورشید صاحب	،،	۳۱٫۰۰	روپے
جمیلہ قدسیہ صاحبہ	،،	۳۰٫۰۰	روپے
ڈاکٹر احسان الحق صاحب	،،	۱۵٫۰۰	روپے
،، جلال الدین صاحب	،،	۱۰٫۰۰	روپے
زکیہ خاتون صاحبہ	،،	۲۲٫۰۰	روپے
سلیم نذیر احمد صاحب	،،	۱۰٫۰۰	روپے
سکینہ قاضی صاحبہ	،،	۱۰٫۰۰	روپے
سید اقبال محمود صاحب	،،	۱۰٫۰۰	روپے
سید ناصر ارتضیٰ علی صاحب	،،	۳۰٫۰۰	روپے
سید ناصر صاحب نیو S I T	،،	۱۰٫۰۰	روپے
سیدہ فرخ ممتاز صاحبہ	،،	۲۰٫۰۰	روپے
شیخ رفیع الدین احمد صاحب دستگیر سوسائٹی	،،	۱۱٫۸۰	روپے
عطاء الرحمٰن صاحب طاہر	،،	۱۰٫۰۰	روپے
فریدہ بیگم شکیل احمد صاحب	،،	۱۰۰٫۰۰	روپے
قریشی محمد مسعود صاحب دستگیر سوسائٹی	،،	۷۵٫۰۰	روپے
مبارک احمد صاحب تالپور لالہ زار روڈ	،،	۵۰٫۰۰	روپے
محمد عقیل اطہر صاحب (بتوسط چوہدری سردار احمد صاحب)	،،	۵۰٫۰۰	روپے
مس ثروت اختر حسین صاحب گرو ولی	،،	۲۵۰٫۰۰	روپے
مسعود احمد صاحب محمد رشید	،،	۲۲٫۰۰	روپے
مس مریم عثمانی صاحب ناظم آباد	،،	۱۰۰٫۰۰	روپے
چوہدری رحمت اللہ صاحب	احمد پور شرقیہ	۲۰٫۰۰	روپے
،، عطاء اللہ صاحب	،،	۱۱٫۰۰	روپے
،، غلام احمد صاحب	احمد نگر (سندھ)	۳۰٫۰۰	روپے
سید حمید احمد صاحب وزارت داخلہ	اسلام آباد	۶۰٫۰۰	روپے
اہلیہ صاحبہ شیخ فضل محمد صاحب	اوکاڑہ	۱۰٫۰۰	روپے
چوہدری عنایت اللہ صاحب بھٹی	،،	۱۰٫۰۰	روپے
شیخ فضل محمد نذیر احمد صاحبان	،،	۲۵٫۰۰	روپے
،، ناصر احمد صاحب صدر بازار	،،	۲۰٫۰۰	روپے
کیپٹن ظفر علی صاحب	،،	۲۱٫۰۰	روپے
خواجہ غلام مصطفیٰ صاحب	بدوملہی	۱۰٫۰۰	روپے
محمد یوسف صاحب سیکرٹری مال بشیر آباد فارم (سندھ)		۳۵٫۶۷	روپے

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُنیا میں دو قسم کی زبانیں بولی جاتی ہیں ایک لفظی اور دُوسری تمثیلی

اسلام نے تمثیلی زبان کی اہمیت کو تسلیم کیا ہے چنانچہ نماز میں لفظی اور تمثیلی دونوں زبانوں سے کام لیا گیا ہے

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"دُنیا میں دو قسم کی زبانیں بولی جاتی ہیں اور وہ دونوں زبانیں اپنی اپنی جگہ پر بہت بڑی اہمیت رکھتی ہیں۔ ان میں سے ایک زبان تو لفظی ہوتی ہے اور ایک زبان تمثیلی ہوتی ہے اپنی اپنی جگہ پر ان دونوں کو اہمیت حاصل ہے اور درحقیقت ان دونوں زبانوں کے بغیر کوئی کام چل ہی نہیں سکتا لفظی زبان کے متعلق تو سب ہی جانتے ہیں کہ اس کے بغیر گزارہ ممکن نہیں ہوتا کوئی عربی میں کلام کرتا ہے کوئی فارسی میں کلام کرتا ہے کوئی اردو میں کلام کرتا ہے کوئی انگریزی میں کلام کرتا ہے کوئی جرمن میں کلام کرتا ہے اور کوئی فرانسیسی زبان میں کلام کرتا ہے اور اسی طرح تمام لوگ اپنے اپنے مافی الضمیر کو الفاظ میں ادا کرتے ہیں مگر باوجود اس لفظی زبان کے ہر زبان کے آدمی تمثیلی زبان کے بھی محتاج ہوتے ہیں۔ کبھی یہ تمثیلی زبان اخفاء کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔ جیسے دو آدمی باتیں کر رہے ہوتے ہیں اور ایک تیسرا آدمی اُن دو میں سے ایک کے ساتھ کوئی ایسی بات کرنا چاہتا ہے جو وہ دوسروں سے چھپانا چاہتا ہے اور وہ اسے کسی اشارے سے اپنے مافی الضمیر سے اطلاع دے دیتا ہے ۔۔۔۔۔۔

اسی طرح فوجوں میں یہ زبان کام آتی ہے فوجوں میں جھنڈیوں کے اشارہ سے لوگ اپنا مطلب بیان کر دیتے ہیں مختلف رنگ کی جھنڈیاں ہوتی ہیں۔ اور مختلف تعداد اس کی حرکتوں کی مقرر ہوتی ہے جن سے مختلف مطالب بیان کئے جاتے ہیں یا شیشے پر روشنی ڈال کر اس کی چمک سے اطلاع دے دیتے ہیں۔ اس کی چمک میں کوئی الفاظ نہیں ہوتے۔ بلکہ انہوں نے بعض اشارے مقرر کئے ہوئے ہوتے ہیں کہ اتنی بار چمک کے یہ معنے ہیں اور اتنی بار کی چمک کے یہ معنے ہیں اور اُس رخ کی چمک کے یہ معنے ہیں۔ یہ ایک ضرورت ہے جو جنگ کی حالت میں بہت بڑی اہمیت رکھتی ہے اور اس غرض کے لئے فوجیوں کو خاص طور پر ٹریننگ دی جاتی ہے ۔۔۔۔۔۔

یہی زبان مذاہب میں بھی استعمال کی جاتی ہے مثلاً نماز کو ہی لے لو اس میں لفظی زبان کے ساتھ تمثیلی زبان بھی شامل ہے ہماری غرض نماز میں یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور ہم اپنی محبت اور اپنے عشق اور اپنے انکسار اور اپنے عجز کا اظہار کریں۔ زبان سے جو الفاظ ہم نکالتے ہیں وہ ان ساری باتوں کو ادا کر رہے ہوتے ہیں جب ہم الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم مالک یوم الدین کہتے ہیں تو ہمارے اس تعلق کا اظہار ہوتا ہے کہ ہمارا رب ہے تو ہی رحمن ہے بغیر مانگے اور کئے تو ہم پر اپنی نعمتیں نازل کرتا ہے ہماری ضرورتیں تو ہی پوری کرنے والا ہے تو جب فیصلہ کرتا ہے تو نہایت سچا اور صحیح ہوتا ہے۔ پھر ہم اس کے حضور اپنے عجز اور انکسار کے اظہار کے لئے ایاک نعبد و ایاک نستعین کہتے ہیں اس سے بڑھ کر عجز کا اور کیا اظہار ہو سکتا ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد طلب کرتے ہیں۔ پھر اپنی درخواستیں پیش کرنے کے لئے اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم سے زیادہ اور کیا الفاظ ہو سکتے ہیں مگر جہاں ہم یہ الفاظ بیان کرتے ہیں وہاں ہم سینہ پر ہاتھ بھی باندھتے ہیں جو ایک تصویری زبان ہے اور جس کے معنے یہ ہیں کہ ہم مؤدبانہ طور پر اور ملتجیانہ طور پر تیرے سامنے ایک سوالی کی حیثیت میں کھڑے ہیں۔ اسی طرح ہم جب ہاتھ اٹھا کر تکبیر کہتے ہیں تو وہ بھی ایک تصویری زبان ہوتی ہے ہم اپنے عمل سے اس وقت ظاہر کر رہے ہوتے ہیں کہ نماز کے علاوہ ہم کسی اور طرف توجہ نہیں کر رہے ہم اس وقت بالکل خاموش ہوتے ہیں اگر کوئی شخص ہم سے بات کرے تو ہم اس کا جواب نہیں دیتے مگر پھر بھی تصویری زبان میں ہم اپنے ہاتھ اٹھاتے ہیں جس کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ اب ہم ساری دنیا سے قطع تعلق کر چکے ہیں۔ ہم رکوع میں اس کی تسبیح و تحمید کرتے اور اس کی عظمت بیان کرتے ہیں مگر ساتھ ہی تمثیلی زبان میں ہم جھک بھی جاتے ہیں۔ ہم سجدے میں جا کر خدا تعالیٰ کی تسبیح کرتے اور اس کی علو شان کا اقرار کرتے ہیں۔ مگر ساتھ ہی تصویری زبان میں اس کے سامنے اپنا سر بھی رکھ دیتے ہیں ہم نہایت ہی لطیف الفاظ میں تشہد میں خدا تعالیٰ سے اپنے تعلق کا اظہار کرتے ہیں مگر ساتھ ہی تمثیلی زبان میں اس کے سامنے گھٹنے ٹیک کر بیٹھ جاتے ہیں غرض جو اپنے اغراض اور مقاصد ہم الفاظ میں بیان کرتے ہیں انہی کو ہم تمثیلی زبان میں بھی بیان کرتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے مذہب نے بھی تمثیلی زبان کی اہمیت اور اس کی عظمت کو تسلیم کیا ہے۔

(مشعل راہ ص ۳۵۱ تا ۳۵۳)

نصرت انڈسٹریل سکول کے لئے مکان کی ضرورت

دفتر لجنہ کی عمارت بہت بوسیدہ ہو چکی ہے اسے گرا کر دوبارہ تعمیر شروع کرائی ہے۔ نصرت انڈسٹریل سکول کے لئے کرایہ پر ایک کشادہ مکان چاہیئے کمرے ذرا بڑے بڑے ہوں جن میں مشینیں اور ڈرافٹنگ میزیں آسانی سے آسکیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

بقایا جات لجنہ اماء اللہ جلد ادا کریں

۱۔ جن لجنات کے ذمہ تاریخ لجنہ جلد دوم سوم۔ مجلہ اردو و انگریزی کے بقایا جات واجب الادا ہیں براہ مہربانی ۳۰ ستمبر سے پہلے پہلے دفتر لجنہ مرکزیہ میں جمع کروا دیں نیز مجلہ کی قیمت جن لجنات کے ذمہ ہو وہ بھی جمع کروا دیں۔

۲۔ چندہ ممبری لجنہ اماء اللہ و چندہ ناصرات الاحمدیہ کا بجٹ ۳۰ ستمبر تک ادا کر دیں۔ چندہ سالانہ اجتماع ایک روپیہ فی ممبر کے حساب سے وصول کر کے جلد از جلد بھجوانے شروع کریں۔ اجتماع کے اخراجات کے سلسلہ میں ابھی سے کئی کام شروع کرنے ہوتے ہیں۔ مثلاً گندم خریدنی وغیرہ وغیرہ۔

(اسسٹنٹ سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

درخواست دعا

محترمہ ڈاکٹر امۃ الحفیظ صاحبہ کراچی جو محترم ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب آف کاٹھ گڑھ مرحوم کی صاحبزادی ہیں ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے بہت بیمار ہیں اور ہاتھوں اور پاؤں میں درد کی وجہ سے بہت تکلیف ہے۔

احباب کرام ان کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(عبدالسلام اختر ایم اے ربوہ)

پی آئی اے

پاکستان انٹرنیشنل ایرلائنز نے ربوہ کے لوگوں کو اب ہوائی سفر کی سہولتیں دینے کے لئے ربوہ میں اپنی ایجنسی قائم کر دی ہے احباب جماعت سٹیٹ بنک کی اجازت ویزا اندرون بیرون ملک سفر کرنے کے لئے پی آئی اے کے ٹکٹ اور دیگر سفری سہولیات ہم سے حاصل کریں فون اور خط کے ذریعہ بھی ہر قسم کی سہولتیں مہیا کی جا سکتی ہیں۔ ٹرانسپورٹ کا معقول انتظام ہے۔

ملک عبدالحفیظ مینیجر
احمد برادرز جی ایس اے پی آئی اے
ربوہ فون ۵۵۵

ہر گھر کی ضرورت ہے تریاق سلیمانی اللہ کی نعمت ہے تریاق سلیمانی

تریاقِ سلیمانی

سب سے مزیدار الحمد للہ فائدہ بخش ہے چھوٹے بڑے شوق سے کھاتے ہیں پیٹ کی تکلیف میں تریاق سلیمانی کھائیے بد ہضمی سے نجات پائیے المنار دواخانہ ربوہ

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔ (مینجر)

رفیقہ کیپسول
برائے بانجھ پن
مکمل کورس: ۴۰ روپے
صادقہ ہیلتھ کلینک
ڈرگ روڈ۔ کراچی